جناب وحید الدین خاں صاحب

رات کے بعد دن

كَلَّا وَالْقَمَرِ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ
إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ
أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
رَهِينَةٌ

مدثر ۳۲-۳۸

قسم ہے چاند کی اور رات کی جب وہ جانے لگے اور صبح کی قسم ہے جب وہ روشن ہو جائے۔ وہ دوزخ بڑی بھاری چیز ہے جو انسان کے لیئے بڑا ڈراوا ہے تم میں سے ہر اس آدمی کے لیئے جو آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہ جانا چاہے۔ ہر آدمی اپنے کیئے میں پھنسا ہوا ہے۔

زمین پر ہر روز ایسا ہوتا ہے کہ یہاں رات آتی ہے اور زمین گہری تاریکی میں ڈوب جاتی ہے اس کے بعد دن نکلتا ہے اور ہر چیز دوبارہ سورج کی روشنی میں دکھائی دینے لگتی ہے۔ یہ واقعہ آخرت کے معاملہ کی تمثیل ہے۔ موجودہ دنیا میں آدمی کی اصل حقیقت چھپی ہوئی ہے۔ آخرت میں ہر آدمی کی حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔ آج ہماری زندگی "رات" کے دور سے گزر رہی ہے۔ موت کے بعد ہم "دن" کے دور میں پہنچ جائیں گے۔

آج آدمی ایک قسم کے پردہ میں ہے۔ وہ دلیل پر قائم نہ ہونے کے باوجود خوش نما الفاظ بول کر لوگوں کو اپنے بارے میں غلط فہمی میں ڈالے ہوئے ہے۔ کسی کی دنیوی شہرت و مقبولیت اس کی مجرمانہ حیثیت کے لیئے پردہ بن گئی ہے کسی کے دولت و اقتدار نے اس کو موقع دیا ہے کہ وہ حقیقت کے اعتبار سے مفلس ہونے کے باوجود مادی رونقوں میں اپنے معنوی افلاس کو ڈھانک سکے۔ کوئی اندر سے بے دین ہے مگر کچھ رسمی اعمال کا اہتمام کر کے ظاہر کر رہا ہے کہ وہ خدا پرست اور دیندار ہے۔ لوگ ظلم اور بے انصافی میں جی رہے ہیں۔ مگر اپنی نمائشی تدبیروں سے وہ عوام کو اس دھوکے میں ڈالے ہوئے ہیں کہ وہ عین حق و انصاف پر قائم ہیں۔

مگر جب آخرت کا سورج طلوع ہوگا تو وہ تاریکی کے ان تمام پردوں کو پھاڑ دے گا۔ اس وقت ہر آدمی اپنی اصلی صورت میں دکھائی دینے لگے گا۔ اس وقت صاف نظر آئے گا کہ کون شخص اندر سے جانور تھا اور بظاہر انسانی صورت میں چل رہا تھا۔ کون شخص ناحق پر تھا۔ اگرچہ وہ خوبصورت الفاظ بول کر اپنے کو حق پرست ثابت کیئے ہوئے تھا۔ کون شخص اللہ کے سوا دوسروں کی پرستش میں مبتلا تھا۔ اگرچہ زبان سے وہ اللہ کا نام لیتے ہوئے نہیں تھکتا تھا۔

(الرسالہ دہلی)